Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
خطبہ نمبر 16
CPL 61
213029
پیر یکم جون 1998ء 5 صفر المظفر 1419 ہجری یکم احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 114

دشمن کے شر سے بچنے کی دعا

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کے حملے کا ڈر ہوتا تو آپ یہ دعا مانگتے۔

اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں داخل کرتے ہیں (یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول اذا خاف قوماً)

ایٹمی دھماکوں سے پیدا ہونے والی صورتحال پر افراد جماعت احمدیہ کو دردمندی سے دعائیں کرنے کی تحریک

ہندوستان کے جواب میں ایٹمی دھماکے کرنا پاکستان کا حق تھا

دونوں ملکوں کے مسائل کا حل عدل کی قرآنی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔ مئی 1998ء کا خلاصہ۔ (یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن۔29۔ مئی 1998ء۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان اور پاکستان کے ایٹمی دھماکوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان نے عدل کی قرآنی تعلیم سے روگردانی کی۔ اگر ہندوستان عدل سے کام لیتا اور اپنے عوام کی غربت کا خیال کرتا تو یہ دھماکے نہ کرتا۔ اب جبکہ ہندوستان نے یہ دھماکے کئے ہیں تو جواباً ایٹمی دھماکے کرنا پاکستان کا حق تھا اور اس پر عوام کو خوشیاں منانے کا بھی حق حاصل ہے۔ لیکن اس کے نتیجے میں دونوں ملکوں کے عوام اب مزید غربت اور بھوک کی چکی میں پیسے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ دونوں ملکوں کے مسائل کا حل قرآنی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے۔

حضرت صاحب کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے سیٹلائٹ رابطوں کی وساطت سے بیت الفضل لندن سے براہ راست ساری دنیا میں لائیو ٹیلی کاسٹ ہوا۔ حضرت صاحب نے قرآنی تعلیم کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قرآنی تعلیم بین الاقوامی اہمیت رکھتی ہے اور قرآنی تعلیم کو بیان کرتے ہوئے میں کسی کی جانب داری یا کسی کی مخالفت نہیں کر رہا۔ میری باتوں کو غور اور توجہ سے سننے والے، چاہے وہ عمل کریں یا نہ کریں، میری باتوں کی سچائی کو ماننے پر مجبور ہوں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ اس وقت ہندوستان جن بڑی طاقتوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے، ہندوستان کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ دھوکا دینے والی طاقتیں ہیں۔ یہ پاک و ہند میں جنگ شروع کروا دیں گے اور پابندیوں کے اثرات پہلے ہی سے دونوں ملکوں میں موجود ہوں گے نتیجہ یہ ہو گا کہ دونوں ملکوں کی معیشت تباہ ہو کر رہ جائے گی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسرائیل نے ہندوستان کو گوریلا جنگ کی باقاعدہ تربیت دی ہے اور آنے والے وقت میں کشمیر کے مسلمانوں پر ظلم و ستم اور سختیوں کا نیا دور شروع ہونے والا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اسرائیل نے دھمکی دی تھی کہ وہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کر کے انہیں تباہ کر دے گا اس خطرے سے ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ اس پر فوری توجہ دی جائے اور ایسے میزائیل تیار کئے جائیں جن سے پاکستان گھر بیٹھے اسرائیل کو نشانہ بنا سکے۔ ایسے میزائیل تیار کرنے میں وقت لگے گا لہٰذا اگر ممکن ہو تو فوری طور پر ایسے میزائل چین سے حاصل کئے جائیں۔ عالمی طاقتوں کو یہ بتانا ضروری ہے کہ اگر اسرائیل نے حرکت کی تو ہم بھی جوابی کارروائی کی اہلیت رکھتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایٹمی اسلحے کا سلسلہ شروع ہو جانے سے دونوں ملکوں کے عوام شدید مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں کی لیڈرشپ کو عوام کی تکالیف کا احساس کرنا چاہئے۔

اس کا حل قرآنی تعلیم عدل اور احسان پر عمل کرنے میں ہے۔ اگر ہندوستان نے عدل سے کام لیا ہوتا تو کشمیر کا مسئلہ نہ کھڑا ہوتا۔ موجودہ صورت حال میں پاکستان کی حکومت کی اقتصادی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ بڑے بڑے لوگوں کے بیرونی ملکوں میں بڑے بڑے اکاؤنٹس ہیں۔ یہ لوگ اپنی دانست میں اپنی رقوم کو محفوظ سمجھے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ان رقوم کو محفوظ سمجھنا ایسے ہی ہے جیسے بلے کو دودھ کی حفاظت پر بٹھا دیا جائے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ان اکاؤنٹس کو ملک میں لا کر ملک کی اقتصادی مشکلات دور کی جائیں۔ ورنہ مصیبت کے وقت میں بڑے بڑے لوگ تو جان بچا لیتے ہیں اور گلیوں میں غریب لوگ مارے جاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس وقت اگر یہ اکاؤنٹس ملک میں لائے جائیں تو یہ لوگ ہمیشہ کے لئے قوم کے محسن شمار ہوں گے۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان دھماکوں سے ایٹمی تابکاری کے اثرات دونوں ملکوں پر ہوں گے اور ہو رہے ہیں اور موسموں میں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ ان کے اثرات سے بچنے کے لئے حضرت صاحب نے دو ہومیو پیتھک ادویہ تجویز فرمائیں۔(1) ریڈیم برومائیڈ Radium Bromide (2) کارسینوسن Carcinosin

حضرت صاحب نے فرمایا جب بھی ان کا استعمال تابکاری کے شکار مریضوں پر کیا گیا تو ایسے مریض ہنستے کھیلتے ہوئے ہسپتالوں سے باہر آ گئے۔ یہ محض فرضی تعلی نہیں بلکہ آزمودہ علاج ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہر جگہ احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے لئے اور دوسروں کے لئے اس کو استعمال کرائیں۔ اعلان کر کر کے اور اشتہارات دے دے کر اس کی تشہیر کرائیں تاکہ ہندوستان اور پاکستان کے لوگ تابکاری کے خلاف ٹھوس طور پر قلعہ بند ہو سکیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے احباب جماعت کو پرزور طریقے پر دعاؤں کی طرف متوجہ فرمایا اور فرمایا کہ مصیبت زدہ بھائیوں کی خدمت کے لئے پہلے سے بڑھ کر خود کو وقف کر دیں اور بڑی بے قراری اور دردمندی سے ان کے لئے دعائیں کریں۔ دعا کے بغیر نہ پاکستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور نہ ہندوستان کے۔ حضرت صاحب نے احباب جماعت سے فرمایا کہ خبروں پر تبصرے کر کے چسکے نہ لیں۔ یہ ایک احمدی کا دل نہیں ہے آپ کی حالت ایسی ماں کی ہونی چاہئے جس کا بچہ بیمار ہو اور جس کے بچنے کی امید نہ ہو تو اس ماں کی دعائیں جو درد پیدا ہوتا ہے اس درد کے ساتھ غریب لوگوں کے لئے دعائیں کریں۔ راتوں کو اٹھیں اور خدا کے حضور بلبلائیں۔ دن کو بھی یہی سوچ اور دعائیں جاری رکھیں۔ ساری کائنات کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ آج دجال نے اپنے دجل کے جال ہر طرف پھیلائے ہوئے ہیں۔ C.N.N کی خبروں پر نہ جائیں اس قسم کے اداروں نے دنیا کو بہت گمراہ کیا ہے۔ اگر آپ دجال کے دجل سے نہ بچ سکے تو اور کون بچے گا۔ ہر ملک کے احمدی اپنے ملک کی خدمت کریں اور خدا تعالیٰ سے وفاداری کا حق ادا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو نیکی میں ترقی کرنی چاہیئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 20- مارچ 1998ء بمطابق 20 امان 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے یہ سورۃ الانشقاق کی سات سے نو آیات ہیں اور ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اے انسان تو اپنے رب کی طرف بہت مشقت کے ساتھ اور زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر اس سے ملنے والا ہے (-) پس وہ شخص جسے اس کی کتاب دائیں ہاتھ سے دی جائے گی (-) تو اس سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ ان آیات میں خوش خبریاں بھی ہیں اور تنبیہات بھی ہیں اور خوشخبری تو سب سے بڑی یہی ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے لیکن کس رستے سے ملنا ہے مشکل رستے سے یا آسان رستے سے۔ اور وہ لوگ جو خدا کی راہ میں محنت کرتے ہیں یا کرنے والے ہیں ان دونوں کے لئے دونوں راہیں کھلی ہیں مشکل رستے سے بھی جا سکتے ہیں اور آسان رستے سے بھی جا سکتے ہیں۔ یہ مشکل رستہ کون سا ہے اور آسان کون سا ہے اس کی کچھ تشریح میں یہاں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

ہر انسان جو خدا کی خاطر محنت کر رہا ہے اسے بالآخر اس سے ملنا تو ہے مگر اس کی محنت کامیاب نہ ہو یعنی رستے کی مشکلات اس پر حاوی رہیں اور ملنے کی راہ میں شیطانی روکیں بہت بڑی ہوں جن کو پوری طرح عبور نہ کر سکے تو ملے گا تو یہ بھی، مگر حساب یسیر کے ساتھ نہیں ملے گا اس رستے کی بہت سی غلطیاں ایسی ہوں گی جن کو اللہ تعالیٰ معافی کے لائق نہیں سمجھے گا۔ اس لئے معافی کے لائق جو غلطیاں ہیں ان کے لئے حساب یسیر کا لفظ استعمال ہوا ہے جو غلطیاں خدا کے علم میں معافی کے لائق نہیں ان کے لئے یہ خوش خبری نہیں ہے کہ (پس وہ شخص جسے اس کی کتاب دائیں ہاتھ سے دی جائے گی) حساب تو دونوں کا ہو گا لیکن ایک مشکل حساب ہے اور ایسا حساب ہے جیسا کہ **احادیث نبوی سے پتہ چلتا ہے کہ باریک نظر سے ان کے کھاتوں کا مطالعہ کیا جائے گا اور ہر غلطی کو نکال کے نمایاں کر دیا جائے گا۔** اس قسم کے حساب کا تجربہ انسان کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں ہوتا ہی رہتا ہے۔ بعض لوگ ایسے ججوں کے سامنے پیش ہوتے ہیں جو فیصلے کئے بیٹھے ہوتے ہیں کہ اس کو پکڑنا ہے اس کے سارے کھاتے منگوا لیتے ہیں اگرچہ اپنی طرف سے سب اچھی طرح کھنگال کر دیکھتے ہیں اور جہاں کوئی غلط بات نکلے اس کو نمایاں کر دیتے ہیں اور اس میں ان کی ضد اور تعصب شامل ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب حساب کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں کسی ضد کا تعصب کا سوال نہیں۔ خدا کے علم میں ہر چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی ہے اور سب بڑی سے بڑی غلطیاں بھی ہیں۔ ان غلطیوں پر نظر رکھتے ہوئے وہ قیامت کے دن حساب کتاب سے پہلے یہ فیصلہ کر چکے گا کہ فلاں شخص کا اعمال نامہ اتنا گندہ ہے اور اتنی بالارادہ غلطیاں شامل ہیں کہ اسے معاف نہیں کرنا اور چونکہ معاف نہیں کرنا اس لئے سب عالم کے سامنے یوم محشر میں ہر ایک کے سامنے اس کا کھاتہ خود بولے گا اور ایسا بولے گا کہ ہر شخص مطمئن ہو جائے گا کہ اس سے کوئی ناانصافی نہیں کی گئی۔ جو کچھ کہا گیا ہے بعینہٖ اسی کا اس کا اعمال نامہ تقاضا کر رہا تھا۔ پس ایک یہ ہے کدحا جس رستے سے انسان گزرتا ہے یا گزرے گا۔ لازماً پہنچنا تو ہے وہاں اور کن مشکلات کے ساتھ پہنچنا ہے یا کس آسانی کے ساتھ یہ اس نے فیصلہ کرنا ہے۔

اس ضمن میں قرآن کریم کی بعض اور آیات بھی ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اسی مضمون پر روشنی ڈال رہی ہیں۔ سورہ نبا میں (-) اہل جنت کے متعلق خوشخبری ہے کہ وہاں نہ وہ کوئی لغو بات سنیں گے نہ کِذّاب (-) یہ جزاء ہے تیرے رب کی طرف سے عطا کے طور پر۔ عطا میں حساب تو نہیں ہوا کرتا مگر یہاں حساب کا لفظ آیا ہے۔ فرمایا ہے (-) یہ ایسا حساب ہے جو آسمانوں اور زمین کے رب کی طرف سے ہے اور جو کچھ ان میں ہے یہ حساب رحمان خدا دے گا۔ لفظ رحمانیت نے بتا دیا کہ بہت آسان حساب ہونے والا ہے اور آسان حساب سے مراد یہ ہے کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ عطا ہو گی ان بندوں کی۔ یعنی جو عمل ہے اس سے عطا کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ مگر اللہ جب حساب فرماتا ہے تو اس قسم کا حساب فرماتا ہے۔ اسی کا نام (آسان حساب) ہے۔ (-) وہ خدا تعالیٰ سے خطاب کا حق نہیں رکھیں گے۔ کوئی ذاتی ملکیت نہیں ہو گی اللہ جسے خطاب کی اجازت دے گا اسی کو خطاب کی اجازت ملے گی۔ دوسری جگہ فرمایا (-) جیسا کہ جمعہ کے دوران تلاوت والی سورہ غاشیہ میں بیان ہے (-) کہ ہمارے ہاتھ میں ان کی باگیں ہیں انہوں نے بہرحال ہماری طرف لوٹ کے آنا ہے۔ (-) پھر ہم پر فرض ہے کہ ہم ان کا حساب کریں اور اس حساب میں سارے نیک و بد شامل ہیں، کوئی بھی ایسا نہیں جو حساب سے خالی ہو جائے گا۔ **جن کے متعلق بے حساب بخشش کا مضمون احادیث میں بیان ہوا ہے اس بے حساب بخشش کا مطلب یہ ہے کہ ان کے حساب پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے گی اور آگے گزار دیا جائے گا۔** بعض دفعہ جیسے آپ ایک ملک سے دوسرے ملک میں داخل ہوتے ہیں تو پاسپورٹ نظر آ رہے ہوتے ہیں کن کے پاسپورٹ ہیں تو بعضوں کو بس ایک نظر ڈال کے آفیسر کہتا ہے چلو نکلو۔ تو وہ بھی حساب ہی تو ہے۔ بغیر حساب کے کوئی نہیں جا سکتا۔ مگر ان معنوں میں بغیر حساب کے جائے گا کہ اس کی چھان بین نہیں ہو گی۔ اس کو ایک سرسری نظر کافی ہو گی یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ یہ جنت کا حقدار ہے۔

(-) اب یمینہٖ کا ذکر تو گزر چکا ہے کہ جس کی کتاب اس کے داہنے ہاتھ سے اس کو دی جائے گی لیکن اب شمالہ کا ذکر آئے گا وہ جس کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ سے دی جائے گی۔ داہنے ہاتھ سے مراد نیکی کا ہاتھ ہے، سچائی کا ہاتھ ہے تو مراد یہ ہے کہ جس کو اس طرح کتاب دی جائے گی کہ دیتے ہوئے اس کو معلوم ہو جائے گا کہ میرا حساب آسان ہونا ہے کیونکہ دین کے رستے سے اس کو کتاب مل رہی ہے۔ شمال سے مراد بایاں ہاتھ یا بدیوں کا رستہ ہے۔ تو وہ لوگ جن کو کتابیں دی جائیں گی وہ ایک ہی سمت سے اس طرح نہیں دی جائیں گی کہ معاملہ سب پر خلط ملط رہے بلکہ سارا محشر دیکھے گا کہ **جن لوگوں کو عزت عطا ہونے والی ہے ان کو ان کے داہنے ہاتھ میں کتابیں تھمائی جائیں گی اور جن کے لئے ذلت مقدر ہے ان کو ان کے بائیں ہاتھ میں کتابیں تھمائی جائیں گی۔**

(-) پس یقیناً وہ شخص جس کو بائیں ہاتھ سے کتاب دی جائے گی یا بائیں ہاتھ میں کتاب

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھمائی جائے گی (-) یعنی وہ منظر خود بتادے گا کہ میں مارا گیا' اس شخص کو بتادے گا کہ وہ مارا گیا اور بے اختیار کہے گا (-) کاش ایسا ہوتا کہ مجھے میری کتاب نہ دی جاتی۔ (-) اور میں کبھی نہ جان سکتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ وائے افسوس کہ یہ تو ایک فیصلہ کن چیز ہے' فیصلہ کن کتاب ہے۔ (الحاقہ آیات 26 تا 28)

آنحضرت ﷺ نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے اور اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ خود بھی یہ دعا کیا کرتے تھے کہ میرا حساب آسان کر دے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر متعجب تھیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے حساب کی باتیں کیوں کرتے ہیں اور اپنے آسان حساب کی کیوں باتیں کرتے ہیں۔ آپ تو بے حساب بخشے جانے والے انسان ہیں صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن سورہ اذا السماء انشقت باب فسوف یحاسب حسابا یسیرا اس میں دو روایتیں ہیں جو میں نے چنی ہیں۔ دونوں میں یہی مضمون ہے لیکن وہ مضمون ایک دوسرے کو کھول رہا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس سے حساب لیا گیا وہ تباہ ہو گیا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر قربان۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا (-) پس جسے اس کی کتاب دائیں ہاتھ سے تھمائی گئی ہے یہ کیا بات ہے میں قربان آپ کے' آپ کی بات سچ ہے آپ فرما رہے ہیں جس سے حساب لیا گیا وہ تباہ ہو گیا لیکن ساتھ ہی قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا گیا ہے (-) پس جسے اس کی کتاب دائیں ہاتھ سے تھمائی گئی اس سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا یہاں حساب سے مراد اعمال سے آگاہ کرنا ہے لیکن جس کے محاسبہ میں سختی کی گئی وہ ہلاک ہو گیا۔ **حساب سب کا ہو گا لیکن ایک حساب وہ ہے جہاں صرف اعمال سے آگاہ کرنا مقصود ہے وہ حسابا یسیرا ہے لیکن میں جو کہتا ہوں کہ ہلاک ہو گیا مراد یہ ہے کہ جس کے محاسبے میں سختی کی گئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔**

دوسری حدیث جو مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کو دوران نماز یہ دعا کرتے ہوئے سنا اللھم حاسبنی حسابا یسیرا' اللھم حاسبنی حسابا یسیرا' محمد رسول اللہ یہ دعا مانگ رہے ہیں اور بار بار عرض کر رہے تھے نماز میں اللھم حاسبنی حسابا یسیرا' اے میرے اللہ مجھ سے آسان حساب کرنا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی حسابا یسیرا سے کیا مراد ہے۔ فرمایا جس کا اعمال نامہ سرسری نظر سے دیکھا گیا۔

جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ یہاں بھی جب بارڈر کراس کئے جاتے ہیں تو بعض پاسپورٹ صرف سرسری نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ دعا کر رہے تھے کہ میرا حساب نامہ بھی سرسری نظر سے دیکھا جائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کیوں بے قرار ہیں جبکہ لازماً آپ کو علم تھا کہ اگر کوئی بے حساب بخشا جا سکتا ہے تو آپ ہیں۔ اگر کسی کا اعمال نامہ سرسری نظر سے دیکھے جانے کے لائق ہے تو حضرت محمد رسول اللہ کا اعمال نامہ اس لائق تھا لیکن یہ دعا کیوں کرتے ہیں کہ میرے حساب میں آسانی کرنا۔ اس کی وجہ وہ انکسار ہے جو آنحضرت ﷺ کا طرہ امتیاز تھا اور اس انکسار میں ایک گہری حقیقت تھی۔ آپ جانتے تھے کہ آپ بھی فضل الٰہی کے سوا بخشے نہیں جا سکتے اور اپنے اعمال پر ذرہ بھی فخر کی نگاہ نہیں تھی کیونکہ جانتے تھے کہ یہ توفیق بھی اللہ ہی نے دی ہے ورنہ مجھے کیسے توفیق مل سکتی تھی کہ میں ایسے اعمال بجالاؤں۔ **تو انکساری اور شکر کے مزاج نے یہ دعا آپ سے کروائی ہے۔ اے میرے رب میرا حساب آسان کرنا کیونکہ جو بھی مجھے عطا ہوا ہے تو نے عطا کیا ہے' تیری عطا ہے۔** مگر میں تیرے شکر کا تقاضا ادا کرتا ہوں اور عجز کا تقاضا ادا کرتا ہوں اور عرض کر رہا ہوں کہ وہاں بھی احسان کا سلوک ہو جیسے یہاں احسان کا سلوک ہوا ہے۔ پس شک کی وجہ نہیں بلکہ تضرعات کا حصہ ہے کہ عجز بھی اختیار کیا جائے اور شکر بھی ادا کیا جائے۔

پھر فرماتے ہیں "مگر اے عائشہ جس سے پوچھ گچھ کی گئی تو وہ ہلاک ہو گیا۔ ہر وہ **مصیبت جو مومن کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مومن کی** **کوئی غلطی معاف کر دیتا ہے حتیٰ کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھے تو اس کی وجہ سے اس کا کوئی گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔** تو حسابا یسیرا کا ایک اور معنی معاف کرنا بھی فرمادیا کہ جس طرف عام انسان کی نظر پہنچ نہیں سکتی تھی۔ فرمایا مومن کا حساب تو اس دنیا میں جاری ہو چکا ہوتا ہے اور مومن کے حساب میں ایک کانٹا بھی داخل کیا جاتا ہے۔ جو کانٹے کی تکلیف پہنچتی ہے گویا اس کو اپنے غلط اعمال کی جزاء یہیں ملتی ہے اور قیامت تک پہنچنے سے پہلے اسی دنیا میں اس کا حساب چکا کر یہ فیصلہ کر دیا جاتا ہے کہ یہ اب آسان حساب کا مستحق ہو گیا ہے کیونکہ دنیا میں ہر تکلیف' ہر بیماری' ہر مشکل' ہر غم اس کے اعمال نامہ میں ایک جزاء کے طور پر لکھا جائے گا۔

اب اس مضمون کو اگر آپ سمجھ لیں تو جو میں بار بار نصیحتیں کرتا آیا ہوں اور بعض لوگ نہیں سنتے کہ دنیا میں جو غم پہنچتے ہیں' جو مشکلات ہوتی ہیں وہ اگر آپ مومن ہیں تو آپ کے کھاتے میں جزاء کے طور پر لکھے جائیں گے اور قیامت کے حساب کی سختیوں سے آپ بچا دیئے جائیں گے۔ یہ احسان ہے اور لوگوں کی اس احسان پہ نظر نہیں ہوتی۔ کوئی پیارا ہاتھ سے نکل جائے' کوئی دکھ پہنچے' کوئی تکلیف' کچھ مال ضائع ہو تو ایسا واویلا کرنے لگتے ہیں کہ گویا وہ انہی کا تھا' انہی کا حق ہے' لازم ہے خدا پر کہ ان سے اس دنیا میں ہر معاملے میں نرمی برتے اور کبھی سختی سے کام نہ لے۔ اس خیال کے ساتھ ان کا قیامت کا اعمال نامہ گندہ ہو جائے گا اور حساب یسیر کی فہرست سے نکل کے وہ حساب عسیر کی فہرست میں داخل کر دیئے جائیں گے اس معرفت کے نکتے نے مجھے یہ بات سمجھائی جو میں آگے آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ **مومن کی یہاں کی تکلیفیں اس کے وہاں کے حساب یسیر کے لئے ضروری ہیں اور جتنی زیادہ آزمائش خدا کی راہ میں آتی ہے اتنا ہی زیادہ حساب یسیر وہاں مقدر ہو جاتا ہے۔** اس مضمون کو سمجھیں تو تمام انبیاء میں سب سے زیادہ تکلیفیں آنحضرت ﷺ کو پہنچیں۔ ذاتی بھی' منصب کی تکلیفیں' دشمن کی ہر وقت کی بکواس' دل کا آزار اور جسمانی تکلیفیں۔ کوئی دنیا میں ایسا نبی دکھائیں جس کو محمدؐ رسول اللہ سے بڑھ کر تکلیفیں پہنچی ہوں۔ اس کے بعد حساب یسیر کے سوا باقی کیا رہ جاتا ہے۔ کوئی دنیا میں کہہ نہیں سکتا کہ مجھے تو تکلیف کے بدلے حساب دیا جائے محمدؐ رسول اللہ کو کون سی تکلیف پہنچی تھی۔ تو تکلیف اس لئے نہیں پہنچی کہ آپؐ کے گناہ بخشے جائیں' تکلیف اس لئے پہنچی کہ ساری دنیا کو نمونہ دکھادیں۔ اس کو کہتے ہیں خدا کے رستے میں (-) ہر روک سے بے نیاز ہو کے میں گزرتا چلا گیا ہوں' ہر رستے کے زخم مجھے پھول لگے' ہر آزمائش میں کامیاب ہو کر سرفراز نکلا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ تم بھی اسی طرح اللہ سے ملاقات کرنے والے ہو تو میرا رستہ پکڑو۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اسی مضمون کو مزید واضح کرنے والے ہیں یا مضمون تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا لیکن ان کی باریک راہوں کو حضرت مسیح موعود (-) نے دوبارہ دوہرایا ہے تاکہ ہمارے لئے بھی حساب یسیر کے سامان پیدا ہو سکیں۔ گزشتہ خطبے میں میں نے مسٹر ڈکسن جو آسٹریلیا کا سیاح تھا اس کا ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود (-) ایک دفعہ صبح سیر پہ گئے تو اس کو کچھ نصیحتیں کیں۔ جتنی نصیحتیں میں نے بیان کی تھیں جو آپ نے اس کو کیں ان کا اس مضمون سے تعلق تھا۔ لمبی سیر تھی اور لمبی باتیں تھیں جو حضرت مسیح موعود (-) نے ڈکسن سے کیں اور ان سب باتوں کا اس مضمون سے تعلق نہیں ہے جو میں اب بیان کر رہا ہوں۔ اس لئے ان کو میں چھوڑ رہا ہوں۔ اس حصے کو نکال کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس کا اس مضمون سے براہ راست تعلق ہے۔

جو انسان حساب یسیر کے لئے تیار کیا جاتا ہے اسے اس دنیا میں پاک زندگی ملتی ہے اور اس پاک زندگی کے سوا وہ کسی بھلائی کی توقع نہیں رکھ سکتا۔ پس گناہوں سے بچ کر چلنا یہ (تو اپنے رب کی طرف زور لگا کر جانے والا ہے) والی بات ہے کیونکہ جب بھی انسان رب کی طرف چلتے ہوئے گناہ سے بچتا ہے تو کچھ مشقت اختیار کرتا ہے۔ گناہوں سے بچنا آسان نہیں ہے۔ ہر گناہ سے بچنے کے لئے کوئی مشقت پیش آتی ہے نیکوں کو کم اور بدوں کو زیادہ اور انبیاء کے لئے وہ مشقت رحمت اور لذت بن جایا کرتی ہے۔ لیکن ہم عام آدمیوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتیں کر رہے ہیں۔ اس وقت جو ہم موجود ہیں۔ یا وہ جو خطبے کو سن رہے ہیں، جو آگے سنیں گے ان سب کو میں سمجھا رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود(-) نے اس مضمون کو کھول کر ایک ایسا خوبصورت جزاء کا نقشہ کھینچا ہے جس سے طبیعتوں میں خود بخود اس طرف لپکنے کے لئے خواہش پیدا ہو جائے گی۔

"وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے۔ لعل تاباں اسی لعل کو کہتے ہیں جو چمک رہا ہے۔ ہر لعل اپنے اندر ایک چمک رکھتا ہے مگر اردو کے محاورے میں لعل تاباں اس کو کہتے ہیں جو غیر معمولی چمک رکھتا ہو، جس میں کلیتہً صفائی پائی جائے۔ "ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں" اب کسی کے پاس نہیں تو پھر اس کا مطلب ہے ہر شخص اس سے محروم ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس زمانے میں یہ مامور من اللہ خطاب فرما رہا تھا اس زمانے میں یہ لعل آپ کے سوا کسی کو نصیب نہیں تھا۔ "وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے۔" اب دیکھیں حضرت مسیح موعود(-) کے الفاظ کتنے محتاط ہیں۔ یہ نہیں فرمایا میرے پاس ہے اس میں ایک تکبر کا رنگ پایا جاتا تھا۔

"ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتادوں" دیا تو ہے مگر اس لئے نہیں کہ صرف میرے پاس ہی رہے گا۔ اس غرض سے دیا اور مجھے مامور فرمایا گیا ہے کہ میں ساری دنیا کو اس لعل کو حاصل کرنے کی راہ بتادوں۔ گویا آج کی ساری جماعت بھی اور دوسرے انسان بھی جو جماعت میں ابھی داخل نہیں وہ اس نصیحت پر غور کریں تو حضرت مسیح موعود(-) کو جو لعل تاباں عطا ہوا ہے وہ ان کو بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

"اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کر لے گا" اب مشکل راہ تو ہے مگر یقین بھی دیکھیں کیسا ہے(-) ان آیات میں جو یقین ہے وہ اس تحریر میں بھی موجود ہے کہ وہ لعل مشکل تو ہے مگر اگر اس راہ پر چلو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو حاصل کر لو گے اس میں کوئی شک نہیں۔ "اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ در حقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔" سچی معرفت کو مشکل امر بیان فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں آسان وہ یقینی راہ تو ہے مگر ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ اس مشکل کو اگر تم گوارا کر لو تو ہر دوسری مشکل آسان ہو جائے گی۔ اگر اس سے ڈر گئے تو پھر تمہیں کچھ بھی نصیب نہیں ہو گا۔

"در حقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے۔" مگر ایسے فلسفی بھی دنیا میں کم ہیں جو سب باتوں پر غور کر کے یہ فیصلہ کر سکیں کہ کوئی صانع ہونا چاہئے۔ میں نے ارسطو (Aristotle) کی مثال دی تھی وہ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے وہ بظاہر خدا کی ہستی کا قائل نہیں تھا جیسا اس کے تاریخ دان بیان کرتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ وہ فلسفی ان فلاسفرز میں تھا جن کی تعریف مسیح موعود(-) فرما رہے ہیں۔ اس نے جب کائنات پر غور کیا تو اس لازمی نتیجے تک پہنچا کہ اس کائنات کی ایک وجہ اول ہونی چاہئے جو کائنات کے مادے سے تعمیر نہ ہو بلکہ اس سے وہ مادہ تعمیر ہو جو تخلیق کے نتیجے میں پیدا ہو گا اور اس وجہ اول کے بغیر اس کائنات کا وجود ممکن ہی نہیں ہے۔

ارسطو کو اس لئے رہتی دنیا تک خدا تعالیٰ نے ایک عظمت عطا فرمائی کہ وہ سچا فلسفی تھا اور بات کی تہہ تک پہنچ کر جو نتیجہ اخذ کرتا تھا آج تک کوئی اس نتیجے کو جھٹلا نہیں سکا۔ اب یہ مسئلہ جب میں نے اس کی کتابوں میں دیکھا تو اس کے لئے میرے دل میں بڑی گہری عزت پیدا ہوئی کہ واقعۃً ایسے فلسفی ہیں جو سچے ہوں تو اللہ تعالیٰ خود ان کی راہنمائی فرماتا ہے۔ پس "ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے" "ابلغ و محکم" "انتہائی بلیغ، اعلیٰ مضامین سے بھری ہوئی اور محکم جس کو ہلایا نہ جا سکے، ٹلایا نہ جا سکے۔ "اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے۔" اب یہ بھی تعریف Aristotle پر پوری اترتی ہے کیونکہ اس نے صرف اتنا کہا کہ "ہونا چاہئے" لیکن اس سے ذاتی تعلق قائم نہ کیا جو سقراط نے قائم کیا تھا، جو اس کا بھی جد امجد تھا، اس کو علم سکھانے والا سقراط ہی تھا تو یہ عجیب بات ہے کہ انسان بعض دفعہ کسی کی پیروی کرتا ہے مگر سو فیصدی پوری پیروی نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود(-) نے جو معرفت کی باتیں بیان فرمائی ہیں اُن کو سمجھنا کافی نہیں کیونکہ ارسطو نے بھی سقراط کی باتوں کو سمجھا تھا اور اسی کے نتیجے میں اس کی منطق جب آگے بڑھی اس نے "ہونا چاہئے" تک کا مضمون حاصل کر لیا لیکن اس کو ایک زندہ وجود سمجھ کے اس سے ایک ذاتی تعلق قائم کرنے کی کسی کوشش کا کوئی ذکر ارسطو کی زندگی میں نہیں ملتا۔ اگر وہ صاف تھا، اگر وہ بدیوں سے پاک تھا تو محض اس کردار کی وجہ سے جو سچائی کے نتیجے میں ضرور پیدا ہوتا ہے خواہ انسان کسی اعلیٰ ہستی کا قائل ہو یا نہ ہو۔ سچائی ایک ایسی بنیادی حقیقت ہے، ایسی ہمیشگی کی ایک صفت ہے جو جس شخص میں پائی جائے گی اس میں شرافت پیدا کر دے گی۔ یہ شرافت اسے خدا سے ملائے گی یا نہ ملائے گی یہ الگ مسئلہ ہے۔ پس ارسطو میں بھی یہ سچائی کی شرافت تھی جس کی وجہ سے اس کی ساری زندگی بہت شریفانہ اور ایک نمونے کی زندگی تھی مگر حضرت مسیح موعود(-) اس سے آگے پہنچانا چاہتے ہیں۔

فرماتے ہیں مگر میں اس سے بلند مقام پر لے جاتا ہوں جہاں فلسفی کے قدم نہیں پڑتے وہ ایک مقام پر پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے میں جو مامور من اللہ ہوں ایک بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربوں کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے" یعنی ملقیہ کا وعدہ اس دنیا میں پورا ہو گیا۔ اگرچہ اس آیت کا حوالہ نہیں دیا مگر مضمون بعینہٖ وہی ہے۔ ملاقات کے بعد ذاتی تجربہ نصیب ہوتا ہے اور اگر اس دنیا میں ملاقات نہیں ہوئی تھی تو کیسے فرما سکتے ہیں کہ میں ذاتی تجربے کی بناء پر کہتا ہوں۔ پس ایک ملاقات تو وہ ہے جو قیامت کے دن ہونی ہی ہونی ہے اس ملاقات کی بنیادیں اس زندگی میں قائم کی جاتی ہیں، کھڑی کی جاتی ہیں، اور مرنے سے پہلے انسان جان لیتا ہے کہ میں اپنے رب سے مل چکا ہوں۔ یہ یقین کی زندگی حضرت مسیح موعود مامور من اللہ کی اطاعت سے، آپ کی پیروی سے نصیب ہو گی اور اس میں جدوجہد بہت ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے بعض لوگوں کے لئے ساری عمر کی ان تھک محنت ہے یا بعض لوگوں کے لئے ساری عمر کی تھکا دینے والی محنت ہے۔ دونوں میں ایک تو لازم ہے وہ تو بہرحال اختیار کرنی ہو گی۔

اب ان باتوں کے بعد اپنی جماعت سے مسیح موعود(-) جو توقعات رکھتے ہیں وہ میں آپ کے سامنے پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ میں جس رستے کی طرف بلا رہا ہوں اگر تم میری جماعت کہلاتے ہو تو اپنے وجود سے اس بات کو ثابت کرو کہ تم میری جماعت ہو۔ لیکن جس رستے کی طرف میں بلا رہا ہوں اگر تم اس پر نہ چلنے والے ہو تو وہ لعل تاباں جو مجھے نصیب ہوا ہے دنیا تو اس کو نہیں دیکھ سکتی تمہیں دیکھ سکتی ہے۔ اور اگر تم وہ لعل تاباں نہیں ہو بلکہ گندے کوئلے کی طرح ہو تو کیسے دنیا کہہ سکتی ہے کہ میں امام وقت ہوں اور میرے پیچھے چلنے والوں نے لعل تاباں حاصل کر لیا یا لعل تاباں بن گئے۔

فرماتے ہیں "جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونہ کا اثر ہم پر پڑتا ہے" یہ خیال مت کرو کہ تم آزاد ہو جس طرح کی چاہو زندگی بسر کرو اور ہم پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔ اس پر اثر پڑنے کی وجہ سے نظام جماعت سے خارج کرنے کی مجبوری پیش آتی ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یونہی سختی کی جا رہی ہے۔ ہرگز یونہی سختی نہیں کی جا رہی، سختی کی مجھے تکلیف پہنچتی ہے لیکن حضرت مسیح موعود(-) مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں اس لئے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ کسی کے بد نمونے نے حضرت مسیح موعود(-) پر غلط عکس ڈالا ہے اور ان کو دیکھ دیکھ کر لوگ غلط نتیجے نکالیں گے جب تک اصلاح کا امکان موجود ہے ان کی اصلاح کی جاتی ہے جب کٹ جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ اصلاح کے لئے تیار نہیں تو لازماً ان کو جماعت سے اس لئے الگ کرنا پڑتا ہے کہ ان کی وجہ سے حضرت اقدس مسیح موعود(-) پر کوئی غلط عکس نہ پڑے۔ یہی بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جو مسیح موعود(-) یہاں کھول رہے ہیں۔

"جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونہ کا اثر ہم پر پڑتا ہے اور لوگوں کو خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس اس واسطے ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو" اب یہ جو کوشش میں لگے رہنا ہے یہ میں بیان کر چکا ہوں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب کو خارج کیوں نہیں کر دیتے۔ اس لئے کہ مسیح موعود(-) نے فرمایا ہے کہ کوشش میں لگے رہو۔ جن لوگوں کے متعلق یہ یقین ہے، ایسے آثار نظر آتے ہیں کہ وہ نیکی کی کوشش کر رہے ہیں اور اصلاح کی طرف مائل ہیں ہرگز مجھے اجازت نہیں ہے کہ ان کو جماعت سے باہر قرار دوں کیونکہ مسیح موعود(-) کے الفاظ مجھ پر حاکم ہیں۔

"کوشش میں لگے رہو۔ جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا۔" اب یہ جو کوشش ہے اس کا انجام فرشتوں کی سی زندگی ہے اور اس زندگی کے متعلق حضرت مسیح موعود(-) جو آیت پیش فرما رہے ہیں وہ ہے(-) کہ فرشتوں کی حالت سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ کیوں اور کیا اور کیسے کے سوال نہیں اٹھا کرتے۔(-) فرمایا جب میری جماعت اس حال کو پہنچ جائے گی کہ جو کچھ کہا جائے گا وہ اس کو کریں گے تب میں یہ کہہ سکوں گا کہ یہ جماعت فرشتوں کے مقام کو حاصل کر چکی ہے۔

"فنافی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے" اب فنافی اللہ کا ایک اور مضمون تو (جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں) دوسرا مضمون ہے جو مشکل راہ سے تعلق رکھتا ہے۔ فرشتے تو بنائے ہی ایسے گئے ہیں(-) ان کی مجال نہیں ہے ادھر ادھر ہٹ سکیں، اس راہ سے ہٹ سکیں، ان کی صفات میں بالارادہ رستے سے ہٹنا داخل ہی نہیں فرمایا گیا لیکن انسان جو فنافی اللہ ہونے کی کوشش کرتا ہے اسے اس رستے سے گزرنا ہو گا جسے (بے شک تو اپنے رب کی طرف زور لگا کر جانے والا ہے) فرمایا گیا اس کے لئے ہر قدم پر دو امکانات یا احتمالات پیدا ہوتے ہیں نیکی کرے یا بدی کرے، نیکی کرے یا بدی کرے اور ان ٹھوکروں نے رستے کو بہت مشکل بنا دیا ہے۔

فرماتے ہیں "فنافی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے" اور اس پابندی میں ہر شخص جو اس مقام کو پہنچتا ہے یا پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے اس کی ذمہ داری اس وقت تک ادا نہیں ہوتی جب تک اپنے گھر اور گردوپیش کو بھی اپنے جیسا نہ بنانا چاہے۔ "احکام کا پابند ہونا چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد اور بیوی بچوں، خویش و اقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جائے" حضرت مسیح موعود(-) کی تحریر کی یہ باتیں بے اختیار آپ کی محبت کے آنسو آنکھوں سے جاری کر دیتی ہیں۔ کتنا پاکیزہ، کتنا مکمل کلام ہے ابلغ کلام ہے۔ فرمایا اگر تم نے یہ لعل تاباں حاصل کر لیا ہے اس رستے پر چل پڑے ہو جو میں کہتا ہوں تو پھر صرف تمہارا اکیلے چلنا کافی نہیں۔ اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد، بیوی بچوں، خویش و اقارب" ان سب کے لئے بھی یہی نمونہ بنو۔ یہی ان کو نصیحت کرو اور ان سب کے لئے رحمت بن جاؤ۔ اور آخر پر فرمایا "اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ" پس حضرت مسیح موعود(-) جو ہمارے لئے باعث رحمت ہیں کیسا انکساری کا کلام فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا احساس رکھتے ہو کہ مجھے خدا نے مامور کر کے تمہیں کن کن مشکلات سے بچایا، کن گندی راہوں سے نکالا، کس پاک رستے پہ چلا دیا تو شکر کا حق اس طرح بھی ادا کرو کہ میرے واسطے باعث رحمت بنو۔ تمہاری وجہ سے لوگ میرے اعلیٰ اخلاق کو پالیں، ان کو دیکھ لیں، تمہاری وجہ سے لوگ جان لیں کہ مجھے تو خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں تھما دیا ہے پس جب تم وسیلہ بنو گے لوگوں کے مجھ تک پہنچنے کا تو گویا تم میرے واسطے بھی باعث رحمت ہو جاؤ گے۔

بہت ہی پیارا کلام، بہت ہی عاشقانہ کلام ہے اور جماعت سے جیسی محبت ہے اور جو تقاضے ہیں ان کو یہ کلام خوب کھول کر بیان فرما رہا ہے۔ فرماتے ہیں "مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(سورۃ فاطر) مراد یہ ہے(-) ان میں سے ایسا انسان بھی ہے جو اپنے نفس کی خاطر اس پر ظلم کرتا ہے۔(تو اپنے رب کی طرف زور لگا کر جانے والا ہے) بعینہ یہی مضمون ہے۔ انسان اپنے نفس کی خاطر اس پر ظلم کرتا ہے۔ جیسے ماں بچے کی خاطر بظاہر بچے پر ظلم کرتی ہے۔ ایک استاد طالب علم کی خاطر بظاہر اس پر ظلم کرتا ہے، سخت کام لیتا ہے، اتنا گھر کا کام دے دیتا ہے کہ بے چارے کے لئے گھر میں بھی آرام میسر نہیں آتا۔ یہ مضمون ہے ظالم لنفسہ ہر انسان اپنے نفس سے بھی اس کی خاطر ایسا سلوک کرتا ہے جو مشکل ہو مگر اس کی خاطر(-) اور ان میں مقتصد بھی ہیں جو نسبتاً توازن اختیار کرنے والے یعنی کچھ ظلم بھی کرتے ہیں کچھ نہیں بھی کرتے خدا جتنی توفیق دیتا ہے ہلکے قدموں کے ساتھ اس راہ پر چلتے ہیں(-) اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو خیرات میں سب کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود(-) کے الفاظ میں پہلی دونوں صفات ادنیٰ ہیں ظالم لنفسہ اور مقتصد کی صفات نسبتاً ادنیٰ ہیں۔ سابق بالخیرات بننا چاہئے ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ فرمایا ظالم لنفسہ اور مقتصد اپنی ذات میں اچھی صفات ہیں مگر ان کے ساتھ سابق بالخیرات کو جڑ جانا چاہئے۔ یہ ایک بالکل نیا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود(-) ان آیات کے تسلسل اور رابطے میں بیان فرماتے ہیں۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ سابق بالخیرات ان سے الگ بالکل الگ انسان ہے یہ لوگ اپنی اپنی جگہ اچھے ہیں اور وہ اپنی جگہ اچھا ہے یہ پہلی دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود(-) کی تحریر میں پڑھا اور اس کی حقیقت سمجھا کہ ظالم لنفسہ اور مقتصد بھی تب خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول ٹھہرے گا اگر وہ سابق بالخیرات بھی ہو اور سابق بالخیرات ان دونوں خوبیوں سے کاٹ کر کوئی الگ مضمون نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود(-) کی اس تحریر کو اب میری وضاحت کے بعد غور سے سنیں تو آپ کو بات سمجھ آ جائے گی۔

"پہلی دونوں صفات ادنیٰ ہیں۔ سابق بالخیرات بننا چاہئے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے" پس اگر اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ایک دو دفعہ کی آزمائش میں پڑ کر وہیں ٹھہر جائے تو وہ شخص نہیں ہے جو کامیابی کو پالے گا۔ اگر درمیانی راہ اختیار کرنے والا کچھ عرصہ اعتدال اختیار کر کے پھر تھک جائے تو وہ ہرگز نیکی کو پانے والا نہیں ہے۔ فرمایا اس کے لئے لازم ہے کہ وہ جاری رہے۔ "ایک مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے، کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے" جب پانی ٹھہر جاتا ہے، پانی خود تو اچھی چیز ہے جیسا کہ یہ دونوں صفات بیان کر رہی ہیں لیکن کیچڑ کی آمیزش کی وجہ سے کیونکہ وہ ٹھہر گیا اس لئے کیچڑ پیدا ہوا۔ "وہ بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ، ستھرا اور مزے دار ہوتا ہے اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔" یہ معرفت کا نکتہ سب کو سمجھنا ضروری ہے۔

ہم جو خدا کے عام بندے ہیں جن کو بہت اعلیٰ بلند مقامات نصیب نہیں ہوئے وہ اپنے نفس کے اندر تہہ میں کیچڑ دیکھ کر گھبرائیں نہیں۔ کیچڑ سے پاک ہونا بہت بعد کی بات ہے لیکن اگر وہ چلتے پانی بنے رہیں گے تو ان کے نفس کا کیچڑ ان کے اعمال کو گندہ نہیں کر سکے گا اور ان سے بدبو نہیں آئے گی۔ ان سے خوشبو اٹھے گی اور ایسا صحت والا پانی بنیں گے جس کو لوگ پیئں گے اور سیراب ہوں گے اور اس سے لطف اندوز ہوں گے۔ پس کتنی باریک مثالیں حضرت مسیح موعود(-) دے دے کر ہمیں متوجہ فرما رہے ہیں کہ گناہ اور نیکی کی حقیقت کیا ہے اور خدا کے ہاں کیا بات مقبول ہے۔

"چلتا پانی ہمیشہ عمدہ، ستھرا اور مزے دار ہوتا ہے اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو" اور اب "اس میں بھی" فرمایا ہے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ بعضوں میں نہیں ہوتا اور کتنے باریک،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطیف اشارے سے بتادیا ہے کہ خدا کے ایسے بھی پاک بندے ہیں جن میں کیچڑ نہیں ہوتا مگر عضوں میں کیچڑ بھی ہوتا ہے۔ پس میں کئی دفعہ جماعت کو توجہ دلا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود(۔) کے ہر لفظ پر ٹھہر کر غور ضروری ہے ورنہ اس کی کنہہ کو آپ پا ہی نہیں سکتے۔ ایک ایک لفظ موتی کی طرح وہیں جڑا ہوا ہے جہاں اسے جڑا ہونا چاہئے "اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کرسکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے کہ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ **نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا۔"**

اب "نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا" (اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے نفس میں تبدیلی نہ لائے) کا مضمون دوسرے لفظوں میں بیان فرمادیا ہے۔ ایک تو یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق نہ دے تو نیکی کی طرف قدم آگے نہیں بڑھ سکتا۔ لیکن دوسری طرف انسان کوشش نہ کرے اور یہ سمجھے کہ اللہ مجھے نیک کردے گا یہ درست نہیں ہے۔ کوشش کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے اور یہ کوشش ہے جس کو مسیح موعود(۔) فرمارہے ہیں "ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا" یہ ایک امر واقعہ ہے کہ جو شخص نیکی کی جانب چاہے تھوڑی رفتار سے چل رہا ہو اس کو ضرور غیب سے مدد ملتی ہے۔ کوئی چیز ٹھہری ہوئی نہیں جب وہ ٹھہر جائے گا تو Stagnant ہونے لگے گا۔ اس کے اندر کیچڑ پیدا ہونا شروع ہوجائے گا اور پھر وہ کیچڑ کی جانب رخ اختیار کرلے گا اور گندے سے گندہ تر ہوتا چلا جائے گا۔ یہ ایسا قانون قدرت ہے جس میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ اب جتنے گندے کیچڑ ہیں ان پہ نگاہ کرکے دیکھیں وہ جتنی دیر ٹھہرے رہتے ہیں اور بدبودار، اور بدبودار ہوتے چلے جاتے ہیں اور جراثیم کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود(۔) فرمارہے ہیں "ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا اور اس طرح سے انسان بے نور ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ آخرکار بعض اوقات (انکار) ہوجاتا ہے اس طرح سے انسان دل کا اندھا ہوجاتا ہے۔" تو یہ ٹھہرنے کے نتائج ہیں۔ بعض دفعہ (انکار) اختیار کرجاتا ہے۔ بعض دفعہ نہیں بھی کرتا مگر [illegible] کا اندھا ہوتا ہے، اہل بصیرت میں شمار نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ضروری نہیں کہ (انکار) والا ہی جماعت سے نکلتا ہے بعض لوگ جماعت میں ٹھہرے ہوئے جماعت سے نکل جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 456 مطبوعہ ربوہ)

تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ 72، 75 پر یہ عبارت درج ہے اس میں سے یہ عبارت لی گئی ہے۔ جواب میں پڑھ کر سنانے لگا ہوں۔ "نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ" اب اس ایک فقرے میں بہت سے ایسے لوگوں کی حالت کھول دی گئی ہے جو نیکی نہیں کرتے اور رحم کے امیدوار ہوتے ہیں اور بدنصیبی سے دنیا کی اکثریت ایسی ہے۔ (ـــ) امم ممالک بھی بھرے پڑے ہیں ایسے (لوگوں) سے جو یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ نیکی نہ کرو اور رحم کے طالب ہو، اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے، بڑا غفور رحیم ہے (ـــــــ)

یہ بالکل جھوٹ ہے، ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ قرآن کریم کی آیات پر نظر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود(۔) نے جو نتیجہ نکالا ہے اس کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں ہے۔

"نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ" نیکی کرو تو خود بخود کیوں   نہیں آپ نجات پاسکتے یہ بھی تو سوال ہے۔ "نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ" اس کا مطلب ہے کہ نیکی کا پھل اللہ کے رحم کے بغیر نصیب نہیں ہوسکتا۔ ایک شخص یا ایک کسان کی مثال لیں جو زمین میں اچھے پودے لگاتا ہے، اچھے درخت لگاتا ہے اگر وہ خدا کے رحم کا امیدوار نہیں ہوتا اور اپنی محنت پر انحصار کرتا ہے تو بسا اوقات وہ پودے اور اس کی فصلیں پھل سے پہلے ہی برباد ہوجاتی ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ پھل لگتا ہے تو کڑوا پھل لگتا ہے جو جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے۔ بادام دیکھیں کتنی اچھی ایک نعمت ہے اور میٹھے بادام کثرت سے لوگ اپنے دماغ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور بھی بہت سے فوائد ہیں مگر اگر بادام کڑوا ہوجائے تو اس میں ایک ایسا زہر ہے جس سے زیادہ تیز زہر دنیا میں موجود ہی نہیں، بہت زہریلا بن جاتا ہے۔ لیکن وہ اتنی معمولی مقدار میں اس کا زہر ہوتا ہے کہ اگرچہ اس کا کھانا ایک انسان کے لئے ایک عذاب ہے مگر پھر بھی وہ قاتل نہیں ہوتا، بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ تو حقیقت میں حضرت مسیح موعود(۔) کا یہ فرمانا "اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ" اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تمہاری نیکی پھل نہیں لاتی اور اللہ کا رحم اس میں شامل حال نہیں ہوتا تب تک تم کسی اچھے آخری نتیجے کے امیدوار نہیں ہوسکتے۔

"خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں و خیزاں اس کی رضا کے دروازے تک اپنے تئیں پہنچاؤ۔" بہت ہی دردناک نقشہ کھینچا ہے ان لوگوں کا جو نیکی کر نہیں سکتے مگر بے انتہا خواہش رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچنے کی طاقت نہیں مگر ان الفاظ میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے یہ ان کے لئے ایک مشعل راہ بن جاتا ہے۔ لیکن اس سے آگے (اللہ نے چاہا تو) اگلی دفعہ مضمون کو چلائیں گے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے۔ اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہوسکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو۔ تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہی کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہوجاتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی۔ پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے۔ اور تمہارے منشا کے مطابق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے۔ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے۔ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو پھر کیوں کر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کردے گا۔

(تذکرۃ الشہادتین ص 170)

ہر وقت جب انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیساکہ میں نے کہا ہے حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد، اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دینی بھائی ہوگئے ہیں۔ خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا۔ مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے۔ اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے۔ کوئی فرق نہ آوے۔ اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہئے۔

بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ (یعنی مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا) میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا۔ جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں۔ اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے کہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔ یعنی بنی نوع انسان کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجے کا ہے تو اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور ان سے محبت کرنی چاہئے کیونکہ خدا کی یہ شان ہے۔

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو (اللہ تعالیٰ کے اخلاق اختیار کرو) میں پیش کی گئی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر یکم جون 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ نمبر1-
1-10 رات- درس القرآن
2-40 رات- چینی زبان سیکھئے-
3-10 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی تقریر-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر چلڈرنز ورک شاپ نمبر1-
5-15 صبح- لقاء مع العرب-
6-45 صبح- مجلس سوال و جواب- امریکہ-
7-15 صبح- اردو کلاس-
8-20 صبح- چینی زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کی-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 1-
11-15 دوپہر- درس القرآن 1997ء-
12-45 دوپہر- ڈاکومنٹری- ملیریا- ازورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن-
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-10 دوپہر- اردو کلاس-
3-15 دوپہر- سپورٹس خدام الاحمدیہ- پاکستان 1997ء-
4-35 سہ پہر- نارو یجین زبان سیکھئے-
7-05 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-05 رات- لقاء مع العرب-
10-20 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

منگل 2- جون- 1998ء

12-25 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
12-55 رات- روحانی خزائن- نور القرآن-
1-45 رات- کوئز مسیح ہندوستان میں-
2-25 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
3-20 رات- نارو یجین زبان سیکھئے-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر ملاقات-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- سپورٹس- خدام الاحمدیہ پاکستان-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-05 صبح- نارو یجین زبان سیکھئے-
8-35 صبح- ایک مختصر ڈاکومنٹری-
8-45 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
11-20 صبح- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 1-11-96
12-20 دوپہر- روحانی خزائن- نور القرآن-
1-15 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-15 دوپہر- اردو کلاس-
3-20 دوپہر- طبی معاملات- - سفید موتیا-
4-30 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے-
7-05 شام- ترجمۃ القرآن کلاس- 2-6-98
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

بدھ 3- جون 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- امام صاحب کے ساتھ آیئے نماز سیکھیں-
1-05 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- حضرت سعد بن معاذؓ کی زندگی-
1-45 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 2-6-98
3-15 رات- حکایات شیریں-
3-30 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
5-15 صبح- لقاء مع العرب- 25-12-96
6-15 صبح- طبی معاملات- سفید موتیا-
6-50 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
8-30 صبح- حکایات شیریں-
8-40 صبح- ترجمہ القرآن کلاس- 2-6-98
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
12-00 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر حافظ مظفر احمد صاحب سعد بن معاذؓ
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر- اردو کلاس-
3-10 دوپہر- روشنی کا سفر-
4-35 سہ پہر- ترکی زبان سیکھئے-
7-10 شام- ترجمۃ القرآن کلاس- 3-6-98-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

جمعرات 4- جون 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات- 15-3-97
1-15 رات- المائدہ-
1-40 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق نمائش-
2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 3-6-98
3-05 رات- ترکی زبان سیکھئے-
4-45 صبح- چلڈرنز کلاس- ملاقات- 15-3-96
5-30 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- ترکی زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ترجمۃ القران کلاس- 3-6-98
10-30 صبح- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
11-10 صبح- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 23-2-96-
12-15 دوپہر- المائدہ-
12-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
1-50 دوپہر- اردو کلاس-
2-55 دوپہر- کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت-
3-35 دوپہر- درثمین نظموں کا صحیح تلفظ-
4-45 سہ پہر- ڈچ زبان سیکھئے-
7-10 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-35 رات- اردو کلاس-

درخواست دعا

○ عزیز شیخ کمال اقبال ابن شیخ محمد اقبال شریف صاحب قائد مجلس گلبرگ لاہور عمر 4 سال کی دونوں آنکھوں میں موتیا اتر آیا ہے- دعا کی درخواست ہے-

ربوہ سے چنیوٹ کی طرف جانے والی ٹرینوں کے اوقات

		ربوہ آمد	روانگی
سرگودھا تا لاہور	(صبح)	6-10	6-12
چناب ایکسپریس (پشاور تا کراچی)	(صبح)	9-41	9-50
سپر ایکسپریس (سرگودھا تا کراچی)	(شام)	6-10	6-12
لالہ موسیٰ تا فیصل آباد (براستہ ربوہ)	(شام)	8-55	8-58
ماڑی انڈس تا لاہور	(رات)	1-21	1-23

ربوہ سے سرگودھا کی طرف جانے والی ٹرینوں کے اوقات

فیصل آباد تا لالہ موسیٰ (براستہ ربوہ)	(صبح)	6-43	6-45
سپر ایکسپریس (کراچی تا سرگودھا)	(صبح)	9-46	9-48
چناب ایکسپریس کراچی تا پشاور کینٹ	(شام)	5-14	5-16
لاہور تا سرگودھا	(رات)	6-40	6-42
لاہور تا ماڑی انڈس	(رات)	0-48	0-50

سمیع سنٹر
بادامی باغ - لاہور
Shell
شیل پاکستان لمیٹڈ
ڈسٹری بیوٹرز: فرنس آئل - کیروسین آئل
ہائی سپیڈ ڈیزل - انجن آئل - گیئر آئل اور انڈسٹریل آئل
پاکستان بھر میں آئل شاپس کے لیے
ہول سیل ریٹس پر لبریکنٹس دستیاب ہیں-
فون نمبر: 7722758 - 200273 - 200453
7725481 - 202330

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم جناب میاں محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان کی خدمت میں ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدر انجمن احمدیہ پاکستان - ربوہ

ٹیلیفون : 04524-212-450

فیکس : 04524-212-398

محترم جناب میاں محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بھارت کی طرف سے کئے جانے والے ایٹمی دھماکوں کے نتیجہ میں پاکستان کے لئے جو نازک صورت حال پیدا ہوئی ہے اور اس کے پیش نظر قوم اور ملک کی حفاظت اور سالمیت کے لئے آپ نے جو جوابی دفاعی قدم اٹھایا ہے، ہم پاکستانی احمدی اپنی سابقہ روایات کے مطابق پوری طرح آپ کے ساتھ ہیں۔ اور اپنی خدمات ملک و قوم کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ مشکل کی ان نازک گھڑیوں میں تمام پاکستانی احمدی اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے اور جیسا کہ پاکستان کی تاریخ شاہد ہے آپ ہمیں ہمیشہ کی طرح قربانی پیش کرنے والوں کی صف اول میں پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان نازک اور کٹھن حالات میں ملک و قوم کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور قوم کو توفیق بخشے کہ وہ تمام اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے اور آپ کو توفیق بخشے کہ آپ مشکل کی ان گھڑیوں میں قوم کی بہترین طور پر رہنمائی کریں۔ آمین

مرزا مسرور احمد
30/5/98
ناظر اعلیٰ

برطانیہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت مکان کرایہ پر لینے کے لئے اور ہر قسم کے سفر کے انتظامات کے لئے رابطہ کریں۔

Oak Tree Business Management
Business and Management Consultants
249 Merton Road, London
S.W.18, 5E.B. Ph.3335670

بہترین موقع
ہم کالونی
وفاقی کالونی لاہور
میں 3 اور 5 مرلہ کے پلاٹ برائے فروخت
تمام سہولیات موجود، مناسب دام
SES
786 ASSOCIATES
رابطہ
زبیر خان 0300-471793

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے درآمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
211212 PP
سٹاکسٹس:-
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ 212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ 211225
• احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ 211006

پیسٹلر
بیرون

اطلاع برائے تبدیلی دواخانہ
میں نے اپنا دواخانہ "دار العلاج" رحمت بازار ربوہ سے فروٹ مارکیٹ دار الرحمت غربی دوکان نمبر 127-128 میں تبدیل کر لیا ہے۔ لہذا احباب آئندہ وہاں تشریف لایا کریں۔
حکیم محمد اسلم فاروقی زبدۃ الحکماء دار العلاج
127-128 فروٹ مارکیٹ دار الرحمت غربی ربوہ

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT
AUSTRALIA DR. SHAHID CHOHAN Ph.2-93515108
CANADA USMAN MALIK Ph.416-663-1706
U.K. JEAN SHAW Ph.171-935-0911